GAME OVER

by Sheza Rao

تہنیت
EDITGRAPHY

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

گیم اوور

از شیز اراؤ

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول۔ ناولٹ۔ افسانہ۔ کالم۔ آرٹیکل۔ شاعری۔ پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاءاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

میں خوابوں میں رہتی۔۔۔

اک عام سی لڑکی ہوں۔۔۔

حقیقت کے تصور سے۔۔۔

زرا ڈر سی جاتی ہوں۔

رات کے اندھیرے میں خاموشی کا راج پھیلاہوا تھا۔اسی اندھیرے میں ایک گھر کی کھڑکی کھلی ہوئی تھی۔اندر لائٹ جلائے کمرے کو روشن کرا ہوا تھا۔کھلی کھڑکی ہونے کے بائث ٹھنڈی ہوا نے کمرے کو سرد کردیا تھا۔ایسے میں بیڈ پر لیٹی لڑکی پسینے سے شرابور تھی۔لڑکی نیند میں بڑبڑارہی تھی۔چہرے پر خوف نمایاں تھا جیسے وہ کوئی بھیانک خواب دیکھ رہی ہو۔۔۔

بیٹا آپ رو مت۔۔

ایک عورت درد سے کراہتے ہوئے بچی کے مسلسل بہتے آنسوؤں کو ہاتھوں سے صاف کررہی تھی۔بچی خوف سے کانپتی اپنی ماں کی حالت کو دیکھ رہی تھی۔

بیٹا آپ جاؤ اور برابر والی آنٹی کو بلاکر لاؤ۔

عورت نے بچی کو ہمت دلائی بچی دوڑ کر پچھلے دروازے سے باہر نکلی۔ابھی دو قدم بھی نہیں بڑھائے ہوں گے کہ پیچھے سے دھماکے کی آواز آئی تو وہ رک گئی گردن پیچھے موڑی تو گھر کو کافی حد تک آگ میں گھرا پایا۔

امی۔۔۔

لڑکی نے دھیمی آواز میں کہا اور گھبراہٹ سے انکھیں کھل گئی۔سر کو جھکائے دونوں ہاتھوں کے سہارے رکھتی وہ پریشانی میں تھی۔پھر وہ اٹھ گئی اور واشروم کی جانب چل دی۔تھوری دیر میں فریش ہوکر آئی اور کمرے کے کونے پر موجود آئینے میں اپنا عکس دیکھنے لگی۔

بھوری انکھوں میں ابھی بھی نمی موجود تھی۔اُس نے بے دردی سے اپنے کپڑے کی استین سے دونوں انکھوں کو رگڑا اور گھبراہٹ کو ختم کرنے کے لئے لمبی سانس کھینچی۔آج پھر خواب نے اُسے ماضی میں لا پٹخا تھا۔

وہ جب بھی اپنی زندگی میں تھورڑا سکون محسوس کرتی یہ خواب ہمیشہ اسے ڈسٹرب کردیتا ہے۔

اب خواب دیکھنے کے بعد اُسے نیند نہیں آئے گی ہر وقت وہ بےسکونی کا شکار رہے گی۔لڑکی کمرے سے باہر نکل گئی۔

ہال میں داخل ہوئ تو نظر سامنے ہال کی دیوار پر پڑی تو چہرہ خود با خود کھل اٹھا سامنے موجود دیوار پر ایک خوب صورت لارج سائز کی فوٹو فریم لٹکی ہوئ تھی فوٹو میں ایک عورت صوفے پر بیٹھی ہیں اور اُس کے آس پاس سات آٹھ چھوٹے بچے کھڑے ہیں جبکہ نیچے کارپٹ پہ تین لڑکیاں اپنے دونوں پاؤں کو موڑے بیٹھی ہیں اِن تین میں ایک وہ خود تھی۔فوٹو میں سب کے چہرے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

خوشی سے دمک رہے ہیں ایک مکمل فیملی کی طرح۔۔۔

ہر طرف شور برپا تھا سب اپنے ہی کئے جارہے تھے یہ جگہ انٹیلی جینس ایجنسی کم مچھلی بازار زیادہ معلوم پڑ رہاتھا اور یہ حال تو پیچھلے ایک ہفتے سے چل رہا تھا کیونکہ اس آفس کا انچارج آفیسر ایک ہفتے کیلیے کوئٹہ میں تھا خفیہ کیس حل کرنے کے لئے، تو آج کل آفس اسٹاف کو اپنی من مانی کرنے کی چھوٹ ملی ہوئی تھی تو معمول کے مطابق آج بھی سارا آفس اسٹاف لاپرواہی سے اپنی باتوں میں مصروف تھاجبکہ اپنے سارے کام کل کرنے پر چھوڑے ہوئے تھے۔ سب ایک دوسرے میں اس قدر مصروف تھے کہ کسی کو احساس ہی نہیں ہوا کہ اینٹرانس ڈور سے کوئی اندر آچکا ہے اور خاموشی کھڑا سب کو غصے سے گھور رہا ہے۔۔

'What the hell is this?

آواز تھی کہ دھاڑ سب اپنی جگہ سُن ہوگئے کسی کے اندر اتنی ہمت نہیں ہوئی کہ زرا سا اگے بڑھ کر سلام ہی کردے اپنے سر کو۔۔۔

سب کی نظر ریسیپشن پہ بیٹھے کریم پر گئی(بتایا کیوں نہیں کہ آفس میں اتنی بڑی مخلوق تشریف لے آچکی ہے کم سے کم سیٹی ہی بجا کر خبردار کردیتے) پورے اسٹاف کے چہروں پر غصہ نمایاں تھا اور ڈر بھی تھا کہ اب کیا ہوگا اِن

سب کا؟۔۔جبکہ کریم پوری بتیسی دکھاۓ اِن سب کو یہ احساس دِلا رہا تھا کہ (دیکھا مجھے پارٹی میں نہ لے کر جانے کا نتیجہ اب بھگتو۔۔۔)

علی،زارون،عائشہ اور فاطمہ فوراً میرے کیبن میں آؤ۔

تراب نے غصہ ضبط کیا اور سر جھٹک کر اپنے کیبن میں چلا گیا۔چاروں مرے قدموں سے تراب کے پیچھے ہولئے۔علی نے پیچھے مڑ کر باقی اسٹاف کو اپنے لئے دعائیں مغفرت پڑھنے کا اشارہ کیا۔باقی اسٹاف ممبرز فوراً اپنے کاموں میں جُدھ گئے کیونکہ اب سر تراب الحسن اِن سب کے سروں پر مسلط ہوگئے تھے ایک ہفتے کے کم بیک کے ساتھ۔۔۔

چاروں اندر داخل ہوئے تو تراب کو ایک فائل میں گم پایا۔تراب نے نظر اُٹھا کر اِن چاروں کو بیٹھنے کا اِشارہ کیا تو چاروں کرسیوں پر بیٹھ گئے۔تراب نے فائل کو میز پر رکھا اور اب اس کی نگاہ ان چاروں پر مرکوز تھی۔

کل رات کو تین مرڈر ہوئے ہیں کسی فارم ہاؤس میں، تو اِس کیس کو مجھے دیا گیا ہے اور میرے انڈر میں جو کام کرے گے وہ تم چاروں ہوگے۔

تراب نے آرام سے کہا۔تم چاروں والے الفاظ پر چاروں پر سکتہ طاری ہوگیا کیونکہ تراب کام کے معاملے میں کافی سخت تھا تو۔۔۔

کسی بھی کام میں کوئی غلطی نظر نہ آئے مجھے۔۔اوکے۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تراب نے باری باری سب کو دیکھا تو چاروں نے بمشکل سر کو ہاں میں ہلایا۔

تم چاروں جاکر گاڑی میں بیٹھو،میں ابھی آرہا ہوں۔۔۔

تراب نے کہا تو چاروں جلدی باہر کی جانب چل دیئے۔۔۔

اُف بچ گئے ورنہ اِس کریم نے تو کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی ہمیں مروانے کی۔

علی نے دانت کچکچا کر کہا اور اِدھر اُدھر نظر دوڑائی کریم کی تلاش میں۔۔۔اور زارون نے کانوں کو ہاتھ لگا کر توبہ کی کہ آئندہ سر کی غیر موجودگی کا کبھی کوئی فائدہ نہیں اُٹھائینگے۔۔

اب چلنا نہیں ہے کیا تم دونوں کو؟!

عائشہ نے آنکھیں دکھائی۔۔

ہاں بھئی چل رہے ہیں۔۔

علی نے کوفت سے کہا اور چاروں نے باہر کی راہ لی۔۔۔

صبح کے سات بجے موسم کافی خوشگوار تھا۔ٹھنڈی ہواؤں اور پرندوں کی پیاری چہچہاہٹ نے منظر کو خوبصورت بنادیا تھا۔کچھ نوجوان واکینگ ٹریک پر چل رہے تھے تو بزرگ بینچ پہ بیٹھے گپ شپ میں مصروف تھے۔

وہ ننگے پیر سے گھاس پر چل رہی تھی،اوس پڑنے کی وجہ سے گھاس نم تھی

جو پیروں کو سکون دے رہی تھی، ہاتھوں میں پینک اسنیکرز لیئے اُس نے اَس پاس نظر دوڑائی۔تھوڑی دور بینچ پر اُسے دو لڑکیاں نظر آئی جو نیند میں جھوُل رہی تھی وہ مسکرائی پھر اُن دونوں کی جانب چل دی۔۔

رابیل اور زویا اُٹھو فوراً۔۔۔

لڑکی نے دونوں کو کندھوں سے پکڑ کر جھنجوڑا تو دونوں کی آنکھیں جھٹ سے کھل گئی۔

بیٹھے بیٹھے سو رہی ہو دونوں۔۔

افسوس سے کہا گیا۔

یار محراب تمہیں شوق ہے نا جوگینگ کا تم خود اکیلی آیا کرو،ہم دونوں کو صبح صبح کیوں گھسیٹ کر لے آتی ہو۔۔

زویا نے بے بسی سے کہا اور اپنا سر دوبارہ رابیل کے کندھے پر رکھ دیا۔محراب بینچ پر بیٹھ کر اپنے اسنیکرز پہننے لگی۔

چلو اُٹھو دونوں فوراً۔۔۔خبردار جو مجھے تم دونوں اِدھر اُدھر سوتی نظر آئی۔۔۔ چُپ چاپ میرے ساتھ واک کرو۔۔۔صبح اُٹھ کر ہر بندے کو تھوڑی بہت چہل قدمی کرنی چاہیئے تاکہ صحت اچھی رہے اور۔۔اگر میں روز زبردستی واکینگ پر لے کر نہ آؤں تم دونوں کو۔۔۔تو کچھ ہی وقتوں میں تم دونوں

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interview

موٹی ہو جاؤ گی۔۔۔میرا احسان مانو۔۔۔۔

محراب نے زبردستی دونوں کو کھینچ تان کر کھڑا کردیا اور دونوں کے ہاتھ پکڑ کر کھینچنے لگی۔موٹی لفظ پر رابیل کی آنکھیں صدمے سے کھلِ گئی جبکہ زویا چُپ چاپ کھڑی رہی۔۔

اللہ اب بددعا تو مت دو محراب ہمیں۔۔

رابیل نے دھل کر کہا۔زویا نے بیزاریت سے جمائی لی۔

بددعا نہیں دے رہی۔۔۔آگے کے مستقبلِ کا بتارہی ہوں کہ اگر تم واکینگ نہ کرو تو۔۔۔۔۔

محراب نے رابیل کو ڈرایا۔

ورنہ مجھے کیا پڑی ہے کہ میں تم دونوں کو اِتنی مشکلِ سے یہاں لاؤں پھر گھسیٹ کر واک کرواؤں۔۔

محراب نے لاپرواہی سے کندھے اُچکائے۔زویا نے کن آنکھیوں سے دونوں کو باتوں میں مصروف دیکھا تو فوراّ بینچ پر بیٹھ گئی اور سر بینچ پر موجود محراب کے بیگ پر رکھ کر آنکھیں موند لی۔رابیل نے دل میں اپنے آپ کو موٹا تصور کیا تو بےاختیار جھرجھری لی۔

اچھا بھئی تھوڑی واک کرلیتی ہوں۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

رابیل نے محراب پر بہت بڑا احسان کیا۔

بہت شکریہ بیلا محُترمہ۔۔۔

محراب نے کہا۔۔اچانک فضا میں خراٹوں کی آواز گونجی تو دونوں نے سر پیچھے موڑا تو زویا کو نیند میں محو پایا۔رابیل نے محراب کو چُپ رہنے کا اِشارہ کیا اور خود زویا کے برابر میں آبیٹھی۔۔

اچھا بھئی تھوڑی واک کرلیتے ہیں کیوں زویا؟

بہت قریب تیز آواز پر زویا ہڑبڑاکر فوراً کھڑی ہوگئی۔

چ۔۔۔چلو یار واک نہیں کرنی کیا۔۔

زویا نے زبردستی آنکھوں کو کھول کر کہا جیسے وہ بلکل بھی نہیں سوئی ہو۔۔

رابیل ایس کی حرکت پر بے اِختیار ہنس دی اور محراب نے افسوس کیا۔۔۔

تم دونوں کا کچھ نہیں ہوسکتا۔۔۔

دونوں سُست روی سے محراب کے ساتھ چلنے لگی۔۔

یار چلو ایک ریس ہوجائے جو ہارا وہ آج پورے دن کے برتن دھوئے گا اور رات میں آئسکریم بھی کھلائے گا۔۔

ڈن۔۔۔۔

محراب نے کہا تو دونوں نے آئسکریم اور برتن نہ دھونے کی لالچ میں جلدی سے ہاں کہہ دیا۔

تو پورے پارک کے واکینگ ٹریک پر چلنا ہے۔۔

زویا نے کہا اور تینوں پارک کے اینٹرانس گیٹ سے شروع واکینگ ٹریک پر کھڑی ہوگئی۔زویا نے تین تک گنتی گنی اور اِسٹارٹ کہہ دیا تو تینوں دوڑ پڑی۔

اب منظر یہ تھا کہ رابیل سب سے آگے پھر محراب اور آخر میں زویا۔۔۔

تینوں واکینگ ٹریک پر چلتے لوگوں کے دائیں اور بائیں جانب سے گزر کر دوڑے چلی جارہی تھی۔زویا کو اپنے پیچھے رہ جانے پر کافی غصہ آرہاتھا کیونکہ نا ہی اُس کا اِرادہ برتن دھونے کا تھا اور نا ہی آیسکریم کھلانے کا۔۔

(یہ آج موٹی بیلا اِتنا کیوں دوڑے چلی جارہی ہے؟۔۔۔اُف زویا کچھ سوچ جیتنے کے لیئے)

زویا کے دماغ کی بتی جلی اور آنکھوں میں شرارتی چمک نمایاں ہوئی۔

بیلا ویلا شیطان کا چیلا تم نہیں جیت پاؤں گی مجھ سے۔۔

زویا نے تیز آواز میں اپنے سے چھ قدم کی دوری پر رابیل کو مخاطب کیا۔

رابیل چونکی۔

لیکن میں تو جیتنے والی ہوں۔۔۔

رابیل نے پیچھے مڑ کر اُس کی معلومات میں اضافہ کیا۔

اچھاااا۔۔۔

زویا نے مسکراہٹ دبا کر اچھا لفظ کو لمبا کھینچا۔محراب نے کن آنکھیوں سے اپنی برابر آتی زویا کی آنکھوں میں چمک دیکھی تو وہ فوراً الرٹ ہوگئی۔

رابیل تمہارے بالوں کے اوپر چھپکلی بیٹھی ہے۔

زویا کی اِس بات پر رابیل چلتے چلتے صدمے سے ٹھہر گئی اور پھر اپنے بالوں کو ڈر کے مارے جھاڑنے لگی۔۔جبکہ رابیل کے رُکنے کا فائدہ اُٹھا کر زویا فوراً آگے نکل گئی اور دو قدم کی دوری پر موجود گیٹ تک جا پہنچی اور محراب بھی پہنچ گئی جبکہ رابیل کو اب سمجھ آیا کہ اُس کے ساتھ ہوا کیا ہے۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زویا کی بچی تم نے چیٹنگ کی ہے۔

رابیل نے غصے سے اُنگلی دِکھائی۔۔۔زویا نے افسوس کرتے ہوئے رابیل کے کندھے پر ہاتھ دھرا۔۔

یار ہر ہارنے والا بندہ یہی کہتا ہے۔

رابیل نے غصے سے کندھا جھٹکا۔

محراب۔۔۔اس نے چیٹنگ کی ہے نا؟

رابیل نے محراب سے پوچھا۔

پتہ نہیں۔۔میرا فوکس تو دوڑنے پر تھا۔۔۔

محراب نے معصوم چہرہ بنا کر کہا اور بینچ پر پڑے بیگ سے بوتل نکال کر منہ سے لگالی۔رابیل جل گئی۔۔

محراب یار تم جھوٹ مت بولو۔۔اِس نے چیٹنگ کی ہے۔

رابیل نے غصے سے پیر کو زمین پر مارا۔

رابیل مان جاؤ۔۔۔تم موٹی ہو اِس لئے جیت نہیں پائی۔

زویا نے رابیل کے علم میں اضافہ کیا۔رابیل نے اپنا پیر اُس کے پیر پر مارا تو زویا چلا اُٹھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اللہ ڈائن۔۔۔تمھارا پیر ہے یا ہتھوڑا پاگل عورت۔۔

زویا نے درد سے کراہ کر کہا۔

تم ہوگی ڈائن پلَس پاگل پلَس عورت۔

رابیل نے کندھے اُچکا کر کہا۔

زویا اور رابیل کوئی بھی نہیں جیتا اور نہ ہارا ہیں۔۔۔برتن ہم تینوں اپنے روٹین واِز دھوئے گے اور جہاں تک بات آئسکریم کی ہے تو وہ ہم تینوں اپنے اپنے پیسوں کی کھائے گے بات ختم۔۔۔

محراب نے مسکراہٹ دبا کر کہا اور بیگ کندھے پر ڈالی آگے بڑھ گئی تو رابیل اور زویا سوچ میں پڑ گئی۔

زیادہ سوچو مت تم دونوں۔۔۔یہ تم دونوں کو واک کرانے کا ایک طریقہ تھا بس۔۔۔

محراب نے پیچھے مڑ کر کہا اور آگے دوڑ لگادی تو وہ دونوں غصے سے محراب کو پکڑنے کیلئے اُس کے پیچھے دوڑ پڑی۔۔۔۔

وہ سب ایک فارم ہاؤس میں تھے جو ہائے وے کی طرف تھا۔تین بیڈ روم کا یہ چھوٹا سا فارم ہاؤس نفاست سے سجایا گیا تھا۔ہال کے ساتھ ہی ڈرائینگ روم موجود تھا دائیں طرف اوپن کچن تھا۔باقی بیڈ رومز پیچھے کی جانب تھے۔تینوں آدمیوں کی لاش ڈرائینگ روم میں ہی موجود دو زمین پر جبکہ ایک صوفے پر گری تھی۔

سیون سیٹر صوفوں کے بیچ میں چھوٹی سی میز رکھی تھی جس پر کھانے کے سامان کے ساتھ ساتھ وائن کی دو بوتلیں بھی رکھی تھی۔چاروں آفیسر اِردگرد پھیل گئے اور گھر کا معائنہ کرنے لگے جبکہ تراب تینوں وکٹمز کو دیکھنے لگا۔

سر اِن تینوں کے نام اکرم،فیاض اور سلیم ہے۔تینوں دوست ہونے کے ساتھ ساتھ بزنس پارٹنرز بھی تھے۔۔انہوں نے مل کر کمپنی بھی کھولی ہوئی ہیں۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ابھی بھی کوئی بڑا پروجیکٹ اِن کی کمپنی کو مِلا تھا اِسی وجہ سے کل رات یہ تینوں اکیلے فارم ہاؤس میں اپنی کامیابی پر پارٹی کررہے تھے۔

زارون نے فائل میں لکھا سارا بتایا۔

ہمم۔۔۔

تراب نے لمبا سانس کھینچا۔

اور تینوں نے ڈرنک بھی کی تھی۔

تراب نے وائن بوتل کی طرف اشارۃ کیا۔

یہ فارم ہاؤس کس کے نام پر ہے؟

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تراب نے کچھ سوچ کر سوال کیا۔

سر یہ فیاض کا فارم ہاؤس ہے جو اِن دونوں سے امیر بھی تھا اور اسکی فیملی میں اسکی بیوی اور دو بیٹے ہیں جبکہ باقی دو وکٹمز کی کوئی خاص فیملی نہیں ہیں۔ اکرم کی ڈاؤرس ہو چکی ہے جس کی وجہ سے اسکی سابقہ بیوی اور اسکا بیٹا اکرم کے ساتھ نہیں رہتے تھے جبکہ سلیم کا ایک ہی بھائی ہے جو باہر ملک میں سیٹل ہے اپنی فیملی سمیت۔۔۔

مزید کیا گیا۔تراب نے سر ہلاکر ڈرائینگ روم پر نظر دوڑائی۔

تینوں کو اِسی گن سے گولی لگی ہے۔۔

تراب نے کارپیٹ پر گرِی گن کو پلاسٹک بیگ میں ڈالی۔

میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ اِس گن کا لائسنس ان تینوں میں سے ایک کے پاس ہوگا۔۔ایس لیئے تو اِستعمال کی ہے۔۔۔

تراب نے پورے وثوق سے کہا۔زارون میز کو غور سے دیکھنے لگا۔

سر یہ دیکھے۔۔یہاں چار گلاس کے نشان موجود ہیں جبکہ اِدھر صرف تین وائن گلاس میز پر رکھے ہیں اور چوتھے گلاس کا نشان جس سمت میں ہے یہ۔۔۔

زارون نشان کی سمت دیکھنے لگا۔

یہ سنگل کورنر صوفہ۔۔سر شاید اِن تینوں کے ساتھ ایک اور شخص بھی موجود تھا جو اِس صوفے پر بیٹھا تھا۔

زارون نے صوفے کی طرف اشارہ کیا۔تراب نے بھی غور کیا۔

سرررر۔۔

فاطمہ کی آواز پر سب اٹیچپٹ کچن کی طرف چلے گئے۔

سب آئے تو فاطمہ نے گلاس اسٹینڈ کی طرف اشارہ کیا۔

سر۔۔۔اِدھر کچن بلکل صاف ہے یہاں ایک دھبہ بھی نظر نہیں آرہا۔۔۔

فاطمہ نے کچن سلیب دکھائی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لیکن سر یہاں گلاس اسٹینڈ کے اِس وائن گلاس کے نیچے کچھ پانی کے نشان موجود ہیں جیسے گلاس کو دھوکر بغیر خشک کیے بر وقت لٹکا دیا گیا ہو۔۔اِسی لیے اسٹینڈ پر لٹکے اِس گلاس کے پانی نے سلیب پر کچھ نشان چھوڑ دیئے ہیں جو واضح نظر آرہے ہیں۔۔۔

فاطمہ نے چوتھے شخص کی موجودگی بتائی۔۔

یا تو گلاس اِن تینوں میں سے کسی ایک نے دھویا ہے یا پھر چوتھے شخص نے اپنی موجودگی مٹائی ہے۔۔

عائشہ نے گلاس کو پلاسٹک بیگ میں ڈالا۔

ہمم۔۔۔تو اِس فارم ہاؤس کی سی سی ٹی وی فوٹیج نکالو۔۔اگر اِدھر کیمرہ نہیں لگا تو موٹروے پر لگے کیمرے کی نکالو۔۔سارے فنگر پرنٹس چیک کرو علی اور زارون یہ سب کام تمہارے ذمے ہیں عائشہ اور فاطمہ تم ان تینوں کے ریکارڈز نکالو اور اِن کے رشتہ داروں پر کڑی نظر رکھو۔۔۔

اوکے سر۔۔

سب نے ایک ساتھ کہا اور اپنے اپنے کام میں لگ گئے۔تراب نے جُھک کر میز پر موجود موبائل پلاسٹک بیگ میں رکھے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آفندی ہاؤس میں صبح نو بجے کے قریب معمول کے مطابق ہلچل مچی ہوئی تھی۔مہرین بیگم آج غیر معمولی طور پر کچن میں گھُسی ہوئی تھی کیونکہ آج زین نے اپنی ماں کے ہاتھ کے کھانے کی فرمائش کی تھی تو مہرین کیسے ٹال دیتی اپنے بیٹے کی فرمائش کو۔۔آفندی صاحب تو کافی دیر تک شوک کی حالت میں رہے پھر یہ سوچ کر سر جھٹک دیا کہ چُپ چاپ ناشتے سے لُطف اُٹھائے تو بہتر ہے۔۔۔۔

زین آگے کا کیا سوچا؟میرا بزنس سنبھالوگے یا اپنا الگ کچھ اِسٹارٹ کروگے؟ آفندی صاحب نے پراٹھے سے لُطف اندوز ہو کر کہا۔۔

اُوہو ابھی میرے بچے کو ناشتہ تو کرنے دو۔۔بعد میں پوچھ لینا جو پوچھنا ہے۔ مہرین نے منہ بسورتے ہوئے کہا۔جس پر آفندی صاحب نے سر جھٹک دیا۔

امی یہ سب چھوڑے۔۔۔یہ بتائے سیم کہاں ہے آج کل؟جس دن سے میں لندن سے آیا ہوں۔۔اُس سے تفصیلی بات ہی نہیں ہوئی اور ابھی بھی وہ نہیں موجود۔۔۔

زین نے چائے کا سپ لیتے ہوئے کہا۔

ارے اُسے ابھی تھوڑی نا اُٹھنا ہے جب تک کہ سورج سر پر نہ آجائے۔۔۔ کتنی دفعہ کہاں ہے کہ سب کے ساتھ بیٹھ کر ناشتہ کیا کرو لیکن میری یہاں سنُتا کون ہیں؟

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تیکھی نظر اپنے میاں پر بھی ڈالی گئی۔

جب تک کہ میں ہوں تو نظام چل رہا ہے گھر کا۔۔مہرین بیگم کی تقریر شروع ہوچکی تھی۔تقریر لمبی ہونے کے احساس سے زین اور آفندی صاحب نے اپنی پوری توجہ ناشتے پر مرکوز کرلی کہ اگر مہرین بیگم کو زرا سا بھی چھیڑا تو توپوں کا رُخ اپنی طرف کرنا ہوگا اس لیئے دونوں بہرے بن گئے۔لیکن مہرین بیگم کی پھر بھی آواز اِن کے کانوں تک پہنچ رہی تھی۔عنقریب شاید دونوں کے کانوں سے خون ہی نکل آتا کہ آخرکار سیم کو زین اور آفندی صاحب پر ترس آہی گیا۔

سیڑھیوں پر کسی کی آہٹ محسوس ہونے پر تینوں نے پیچھے کی جانب گردن موڑی۔بلیک ٹی شرٹ پر بلیک ہی ٹراؤذر پہنے بند ہوتی آنکھوں کو بمشکل کھولے سیڑھیوں پر قدم رکھتے سیم کی لاؤنج میں تشریف آوری ہوئی۔

بند ہوتی آنکھوں سے معلوم پڑ رہا تھا کہ نیند کا خمار ابھی بھی موجود ہے اور بستر کو بمشکل چھوڑکے آیا گیا ہے۔لیکن سیم کی آنکھیں پوری تب کھلی جب اُسکی نگاہ لاؤنج میں لگی گھڑی پر پڑی جس سے سیم کے قدموں میں تیزی آئی اور جو ابھی معلوم پڑ رہا تھا کہ شاید لاؤنج میں سیم کی آمد کو پورا دن گزر جائے گا وہ بڑی پھرتی سے سیم نے ایک ہی جست میں پُر کرلیا اور لاؤنج میں حاضر۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

السلام و علیکم۔۔۔آپ سب کو۔۔امی زرا فٹافٹ میرے لیئے بھی پراٹھا بنا لائے ۔۔مجھے دیر ہورہی ہے۔۔

سیم نے مہرین بیگم کو جلدی سے کہا۔

اوہو۔۔میں تو سمجھی تھی کہ آج سیم صبح کا ناشتہ شام میں کرے گی۔۔

حیرانگی سے کہا گیا۔

(سیم ایک لڑکی ہے۔جس کا نام اُم الوریٰ ہے۔لیکن محترمہ لڑکی ہونے کے باوجود شوق سارے لڑکوں والے رکھتی ہے تو اپنا نام بھی سیم کہلوانا ہی پسند کرتی ہے۔۔۔)

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سیم نے کوئی خاص رِدِعمل نہیں دیا بلکہ زین کی پلیٹ میں موجود پراٹھا اُٹھا لیا جو مہرین بیگم نے تھوڑی دیر پہلے ہی زین کی پلیٹ میں ڈالا تھا جبکہ کیٹل میں موجود چائے ایک خالی کپ میں ڈال کر پینے لگی۔

زین میں تمہارے لیئے ایک اور پراٹھا لاتی ہوں۔

مہرین نے سیم کی حرکت پر جھنجھلا کر کہا۔

ارے نہیں امی۔۔۔۔میں تو بہت کھا لیا۔۔۔اب اتنا ہیوی کھا لیا ہے کہ مجھے مسلسل دو ہفتے تک اسٹرکٹ ڈائٹ کرنی پڑے گی۔۔

زین نے مسکرا کر کہا۔

ہاں تو سیم۔۔۔تمہیں ابھی جانا ہے تو میں تمہیں ڈراپ کردیتا ہوں۔۔۔

زین خوش اخلاقّ کہا۔جس پر سیم نے سر ہلایا۔

جی زی بھائی۔۔آپ بس پانچ منٹ کیلیئے رُکیئے۔۔۔میں ابھی چینج کرکے آئی۔۔
سیم نے ایک گھونٹ میں ہی پانی پیا اور تیزی سے کھڑی ہوگئی پھر دو تین بڑے قدم لے کر سیڑھیاں پار کرکے اپنے کمرے میں گم۔۔تھوڑے ہی دیر میں وہ زین کے ساتھ باہر کی جانب چل دی۔

اُف یہ لڑکی تو جِن ہے۔۔۔کبھی جو اِس لڑکی کے اندر مینرز نام کی چیز ہو۔۔

مہرین نے اُسکی پھرتی پر چوٹ کی۔اور جو آفندی صاحب کھانے سے فارغ ہوکر باہر کی طرف جارہے تھے وہ رُک گئے۔

ارے ابھی عمر ہی کیا ہے اِس کی۔۔۔سیکھ ہی لے گی سب۔۔

آفندی صاحب نے لاپرواہی سے کہا جس پر مہرین نے دانت پیسے۔

بیس کی ہوگئی ہے۔۔۔چھوٹی عمر نہیں رہی کہ عقل نہ ہو۔۔۔

مہرین نے جل کر کہا۔جس پر آفندی نے نا سمجھی سے دیکھا۔

کیا بےوقوفی کی ہے اِس نے۔۔۔؟

آفندی صاحب نے کہا۔جس پر مہرین نے کل والا واقعہ آفندی صاحب کو بتایا۔

آفندی ہاؤس کے ڈرائینگ روم میں آج خاصی رونق لگی ہوئی تھی کیونکہ مہرین بیگم کے گھر میں کچھ مہمان آئے ہوئے تھے وہ مہمان مہرین بیگم کی سہیلیاں تھی۔جن میں اُنکی کچھ کسٹمرز بھی تھی(مہرین بیگم کی بوتیک کی)۔۔سب عورتیں گپ شپ میں مصروف۔۔۔کچھ اپنی نالائق اولادوں کی فضول تعریف کرتے ہوئے تو کچھ اپنے ڈریس کی قیمت بتاتے ہوئے۔۔۔اِس قدر فارمل پارٹی تھی کہ سب عورتیں اکڑ کر ٹانگ پر ٹانگ جمائے گردن میں سریاں ڈالے بیٹھی تھی۔۔۔زرا سا چائے کا سپ لیتی اور فوراً ہونٹوں کو ٹشو سے بڑی نزاکت سے صاف کرلیتی۔ایٹی کیٹس سے بھری یہ پارٹی کو خراب کرنا ہمیشہ سے ہی سیم کا پسندیدہ مشغلہ رہا ہے۔

ابھی بھی سب کی نگاہ اُس پر ٹِک گئی اور وہ آرام سے چلتی ڈرائینگ روم کے ایک سنگل صوفے پر دھپ سے بیٹھ گئی اور پاؤں پسار لیے(مطلب کہ لیٹ ہی گئی صوفے پر)۔۔۔ بلیوجینز اور پینک شرٹ پہنے اوپر سے ڈینم جیکٹ میں ملبوس سیم پر ناگوار سی نگاہ سب نے ڈالی۔نظروں میں ناگواری اُسکی ڈریسنگ کی وجہ سے نہیں آئی تھی(کیونکہ ایسی ڈریسنگ تو وہ خود بھی کرلیتی تھی۔۔یو نو ماڈرن ینگ ویمن۔۔۔)بلکہ ناگواری اِس لیئے آئی تھی کہ جب کبھی اِن سب کا سیم سے سامنا ہوتا۔۔اِن عورتوں کو گھر سے بھاگنا پڑتاہے۔۔۔سیم تنگ جو اِتنا کرتی تھی ابھی بھی سیم کی کمینی ہنسی دیکھ کر ساری عورتیں بوکھلاگی۔

ہائے ینگ لیڈیز۔۔۔کیسی ہے سب۔۔؟

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سیم نے مسکرا کر کہا تو سب نے سر ہلانے میں ہی اکتفا کیا۔

اور کیا چل رہا ہے؟۔۔۔ارے رومیسہ آنٹی آپکا بیٹا پھر فیل ہو گیا۔۔۔چچ بہت برا ہوا۔۔نئ۔۔اب تو بیچارے کی ہیٹرک ہوگئ ہے۔۔

سیم نے دُکھی انداز سے کہا۔جس پر سب عورتیں رومیسہ کو دیکھنے لگی جو کہ کچھ دیر پہلے اپنے بیٹے کے قصیدے گا رہی تھی کہ کتنا ذہین ہے اُنکا بیٹا۔۔

(پر آہ یہ سیم۔۔)رومیسہ بیگم نے دانت پیسے۔

اوہ عارفہ آنٹی۔۔۔

اپنے برابر والے صوفے پر اکڑ کر بیٹھی خاتون کو سیم نے مخاطب کیا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آپکے ٹیلر نے قمیض کا دامن ترِچھا کاٹ دیا ہے۔۔۔(یعنی فیشن کی بے عزتی کی گئ)اور آپ غلطی سے پہن کر آگئ ہے۔۔جائے۔۔جلدی سے جا کر چینج کر لے۔۔۔

اِس سے پہلے کوئی آپکا مذاق نہ اُڑا دے۔۔۔سیم نے اپنی برابر بیٹھی عارفہ کے کان میں دھیمی آواز(یعنی تیز جو کہ باقی بیٹھی عورتوں کو بھی سنائی دیا)میں کہا۔جس پر سب عورتیں دبا دبا ہنسنے لگی۔(ہونہہ۔۔بڑا شو آف کر رہی تھی۔عارفہ بی بی)۔۔۔ سیم نے معصومیت سے آنکھیں پٹپٹائیں۔

مایا آنٹی۔۔

سیم نے اب اگلی خاتون کو مخاطب کیا۔جن کو بڑا مزا آرہا تھا(ابھی تک تو۔۔) وہ گڑبڑائی۔

آپکی وہ بیٹی ہے نا۔۔۔اُف کیا نام ہے اُسکا۔۔۔

تھوڑی پر اُنگلی رکھے نام سوچا گیا۔

ہاں یاد آیا چونا۔۔۔میرا مطلب ہے مونا۔۔وہ اصل میں۔۔میں اُسے پیار سے چونا بلاتی ہوں کیونکہ وہ چہرے پر میک اپ نہیں چونا لگاتی ہے۔۔۔ایسا میرا ماننا ہے۔۔۔ہاں تو میں یہ کہہ رہی تھی کہ۔۔۔

سیم اب مایا کو اسکی بیٹی کے بارے میں بتاہی رہی تھی کہ مہرین بیگم آگئ تو سیم کو چُپ ہونا پڑا۔تو سیم صوفے سے اُٹھ گئ اور چہرے پر کمینی مسکراہٹ سجائے کچن کی طرف چل دی۔جس پر سب عورتوں نے سُکھ کا سانس لیا۔

سیم سے کیا باتیں ہورہی تھی۔۔؟

مہرین ٹرالی میں اسنیکس لیئے آگئ اور سب باری باری میز پر رکھنے لگی۔

ک کچھ نہیں۔۔بس ایسے ہی حال پوچھ رہی تھی سیم۔۔۔

مایا نے جلدی سے بات لپیٹی۔

سب پُرسکون ہوکر اسنیکس سے بھرپور انصاف کرنے لگی لیکن جب سیم کو دوبارہ اندر آتے دیکھا تو سب کی سانسیں اٹک گئ۔سیم ہاتھ میں سیب لیئے

دوبارہ اُسی صوفے پر دھپ سے بیٹھ گئی۔۔۔مہرین نے اچٹتی نگاہ سیم پر ڈالی

(بیٹھنا بھی نہیں آتا اسے۔۔)

اچھا تو ہم لوگ کیا باتیں کررہے تھے؟۔۔۔ہاں یاد آیا۔۔۔۔

سیم نے مزے سے سیب کا بائٹ لیا۔سب سے پہلے مایا کا سکتہ ٹوٹا۔

اوہ۔۔میں تو بھول ہی گئی کہ آج میری اپاؤنمنٹ تھی پارلر میں۔۔تو مہرین میں اب چلتی ہوں۔۔

مایا نے صوفے پر سے اُٹھتے ہوئے کہا۔جس کی تقلید میں سب عورتیں بھی کوئی نا کوئی بہانہ بناکر اُٹھنے لگی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ارررے۔۔۔آپ سب ابھی تو آئی تھی۔۔اتنی جلدی کیوں جارہی ہیں۔۔

مہرین نے رُوکنا چاہا۔

اوہو۔۔مہرین پھر کبھی آئے گے۔۔ابھی زیادہ وقت ہوگیا ہے اور پھر گھر پہ بھی تو توجہ دینی پڑتی ہے نا۔۔۔

انہی میں سے ایک عورت نے مصروف انداز سے کہا۔

جی۔۔۔گھر پہ ہی توجہ دینی چاہیئے۔۔

سیم نے بغیر کسی کی طرف دیکھے مگن انداز میں سیب کی بائٹ لیتے ہوئے کہا۔

دونوں ٹانگیں شاہانہ انداز سے سامنے رکھی چھوٹی میز پر پھیلائے۔۔سیم محترمہ اِردگرد سے بے نیاز نظر آرہی تھی۔سیم کی بات پر جہاں سب عورتیں غصے سے دانت پیسنے لگی تو دوسری طرف مہرین نے سیم کو گھورا جس کا کوئی خاص اثر نہیں ہوا سیم پر۔۔۔

سب عورتیں باہر کی جانب چل دی تو مہرین بھی ان کی تقلید میں سب کو گیٹ تک چھوڑنے گئی۔واپس آئی تو سیم محترمہ کو اسنیکس کھاتا دیکھتی ہے۔

مہرین غصے سے سیم کے پاس گئی۔

کیا بدتمیزی کی تم نے مہمانوں کے ساتھ؟۔۔کہ وہ اس طرح سے چلی گئۓ۔۔ ابھی تو ان لوگوں کو بوتیک کے جوڑے بھی خریدنے تھے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مہرین غصے سے بولی۔

ماما میں نے بدتمیزی نہیں کی بلکہ سچ کہا ہے۔۔۔یہ سب جب بھی آتی ہیں آپکے کان میں میرے خلاف کچھ نا کچھ ڈال جاتی ہے۔۔۔جیسے ایک ہفتے پہلے کہہ کر گئی تھی کہ۔۔۔میں لڑکوں کے ساتھ باقاعدہ ہاتھا پائی کرتی ہوں۔۔جبکہ ایسا کچھ تو تھا ہی نہیں پھر بھی پاپا اور آپ نے مجھے کتنا ڈانٹا تھا بغیر مجھ سے پوری بات جانے۔۔یہ سب آنٹیاں میرے خلاف کوئی بھی بات بتاکر آپ کو بھڑکا دیتی ہے اور جب میں اِن کے بچوں کے کرتوت کھولتی ہوں تو فوراً بھاگ جاتی ہیں۔۔پھر بھی آپ انہیں اچھا اور مجھے بُرا کہتی ہے۔۔

سیم غصے سے بولی۔

مہرین تلملائی۔۔

یہ سب میری سہیلیاں ہیں اور یہ مجھ سے ملنے آتی ہیں۔۔۔

کیا فائدہ ماما ایسی دوستی کا جو صرف مطلب کے وقت ہی یاد آئے۔۔۔ویسے تو اپنے مطلب کے لیئے آجاتی ہیں سب۔۔پر جب آپکو اِن کی ضرورت ہوتی ہے تو کوئی بھی نہیں آتا۔۔۔

سیم نے احساس دلایا تو مہرین نے ایک تھپڑ سیم کے گال پر جڑدیا۔

آئندہ میرے معاملے میں مت پڑنا۔۔۔سمجھ آئی۔۔۔ناؤ گیٹ لاسٹ۔۔

مہرین بیگم نے انگلی دکھاکر وارننگ دی تو سیم نے صدمے سے اپنے گال پر ہاتھ رکھے اپنی ماما کو دیکھا اور اپنے کمرے کی طرف دوڑ لگادی۔مہرین نے سر جھٹکا۔

مہرین بیگم نے سب واقعہ آفندی صاحب کو بتایا بس سیم کو تھپڑ مارنے والی بات گل کرگئی۔جس پر آفندی صاحب نے اپنی بیوی کو سمجھایا۔

مہرین۔۔۔تم نے تو بچپن سے ہی اُسے بلقیس بوا کو دیے رکھا۔بچپن سے ہی وہ تم سے اتنی زیادہ اٹیچ نہیں ہے جتنی اور لڑکیاں اپنی ماؤں سے ہوتی ہیں۔۔ اس عمر کی لڑکیوں کو ایک قریبی دوست کی ضرورت ہوتی ہیں جس سے وہ اپنا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سب کچھ شیئر کرسکے۔۔۔تم اسے پیار۔۔

پیار۔۔۔پیار کی بات کبھی سمجھی ہے ؟

مہرین بیگم نے اپنے شوہر کی بات کاٹ کر کہا۔

جو اب سمجھے گی۔۔اور ویسے بھی پال لیا ہے یہی بہت ہے میرے لیئے۔۔اب میری سمجھ سے باہر ہے یہ لڑکی۔۔اس لیئے جلد لڑکی کو اپنے گھر کا کردو۔۔ ورنہ مجھے نہیں لگتا کہ یہ عام لڑکیوں کی طرح وہی شادی کرے گی جہاں ہم کہیں گے۔۔

مہرین نے نخوت سے کہا۔

اب ایسا بھی نہیں ہے۔۔

آفندی صاحب منمنائے۔۔

خیر میں بات چلاتا ہوں۔۔میرا بھی یہی خیال ہے کہ سیم کی شادی ہوجائے اور ویسے بھی مجھے لگتا ہے کہ ہارون صاحب سیم کو اپنی بہو بنانا چاہتے ہے۔۔۔کافی دفعہ سرسری انداز میں انہوں نے پوچھا ہے مجھ سے سیم کی شادی کے متعلق۔۔۔

آفندی صاحب نے سوچ کر کہا۔

مین دروازے کی اوٹ میں کھڑی سیم نے یہ باتیں سن لی۔۔۔اسے بہت دُکھ

پہنچا۔۔دل جیسے ٹوٹ گیا اپنی ماماکے اپنے بارے میں خیالات جان کر۔۔

(کیا مجھ پر ماما کو ذرا بھی اعتبار نہیں ہے اور پاپا۔۔انہوں نے تو ماما کی بات آرام سے سُن لی یہ نہیں کہا کہ نہیں سیم ایسی نہیں ہے۔۔مجھے اپنی بیٹی پر پورا اعتماد ہے۔۔)

آنکھوں میں نمی سی پھیل گئی۔وہ تو اپنا بریسلیٹ لینے اندر کی جانب آرہی تھی اندر اپنا نام سن کر تجسس کے مارے دروازے پر ہی رُک گئی۔۔۔لیکن شاید اُسے نہیں رکنا چاہیئے تھا۔

سیم چلو بھئی۔۔تمہیں لیٹ ہورہا ہوگا۔۔

زین نے پارکنگ ایریا سے آواز لگائی تو سیم آنکھیں صاف کرتی گاڑی میں جاکر بیٹھ گئی۔۔

مل گیا تمہیں۔۔۔۔جو چاہیئے تھا۔۔؟

زین نے مصروف انداز سے پوچھا تو سیم نے ہاں میں سرہلایا۔۔گاڑی اپنی منزل کی جانب چلنے لگی۔۔سیم نے سیٹ سے ٹیک لگائے آنکھیں موند لی۔۔۔دماغ میں چلتے کچھ ادھورے پزل کو وہ جوڑنے لگی۔۔۔اتنے سالوں بعد۔۔اُسے ایک کھٹکا سا لگا۔۔۔

رات کی تنہائی میں ایک ہیولہ دھیرے دھیرے آگے بڑھ رہا تھا۔۔جب اُس ہیولے پر اسٹریٹ لائٹس کی روشنی پڑی تو وہ ایک لڑکا معلوم ہوا جو کہ ٹراؤزر اور ہوڈی میں ملبوس سنسان جگہ پر واک کر رہا تھا۔بھوری داڑھی اور نیلی آنکھوں والا یہ شخص چہرے پر سختی چڑھائے کچھ سوچنے میں مصروف تھا۔۔ اچانک سے خاموش فضا میں آواز گونجی تو وہ رُک گیا پھر اُس نے کان میں لگے بلیوتوتھ کا بٹن آن کیا اور ہڈ کو چہرے پر گرائے دوسری سمت چلنے لگا۔۔

ہمممم۔۔۔بولو۔۔

نیلی آنکھوں والے نے اپنی بھاری آواز سے کہا۔

میں ابھی تمہیں کسی کی تصویر بھیج رہاہوں۔۔تم اُس کے متعلق سب کچھ معلوم کرو۔۔کہ گھر کہاں پر ہے؟ کدھر آنا جانا ہے؟ وغیرہ۔۔۔تمہارے پاس صرف تین دن ہیں۔۔۔اور رقم تمہارے بینک میں ٹرانسفر ہوجائیگی۔۔۔پر۔۔کام ختم ہوجانے پر۔۔۔

دوسری طرف اسپیکر پر ایک شخص کی آواز گونجی۔۔۔

کام ہوجائیگا۔۔۔جلد ہی۔۔

دوسری طرف کی بات سُن کر نیلی آنکھوں والے نے مسکراکر کہا اور کال کاٹ دی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اب وہ شخص تھا اور اُس کی تنہائی۔۔۔سنسان جگہ پر چلتے اُس کے قدم ماحول میں عجب ارتکاز پیدا کررہے تھے۔

⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘

کراچی میں آج پہلے دنوں کے مناسبت سے زیادہ گرمی تھی۔۔۔گرمی سے ہر طرف عجیب گھٹن سا ماحول کردیا تھا۔۔ایسے میں

paradise orphanage

کے بچے کافی بے چین تھے کہ بارش ہو اور وہ سب اُس کا لطف اُٹھائے۔۔۔

اُف امو جان۔۔۔بارش کب ہوگی۔۔۔؟

سات سالہ گول مٹول بچی نور کے پاس آکر معصومیت سے پوچھنے لگی۔۔

میری جان۔۔آپ اللہ سے دعا مانگو تو بارش ضرور ہوگی کیونکہ اللہ تعالیٰ چھوٹے بچوں کی دعا جلدی قبول کرتا ہے۔۔

نور(یتیم خانے کو چلانے والی)نے کہا۔

چلو سب اللہ سے دعا مانگو۔۔۔

نور نے سب بچوں کے کہا تو سب متوجہ ہوئے۔۔

بولو۔۔۔اے میرے رب میری مشکل آسان کر۔۔مجھ سے یہ سرد موسم اب برداشت نہیں ہوتا۔۔تو اپنی رحمت برساتا کہ ہم تیری رحمت میں بھیگ سکے۔۔

سب بچوں نے اپنے ہاتھوں پر نظرین جمائے بڑی معصومیت سے دعا مانگی اور آمین کہا۔۔

السلام وعلیکم بچہ پارٹی۔۔۔

ایک جانی پہچانی آواز پر سارے بچوں نے آواز کی جانب دوڑ لگادی۔۔

اپنے اپنے نام کے گفٹ لے لو سب۔۔

محراب نے سب بچوں کو کافی شاپرز دیئے جس میں کھلونے اور کھانے پینے کی چیزیں موجود تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

السلام وعلیکم امو جان۔۔

موراب نور کے گلے لگی۔۔۔

وعلیکم السلام۔۔

نور نے کہا۔

کافی دنوں کے بعد چکر لگایا ہے تم نے۔۔۔اور وہ دونوں نہیں آئی۔۔؟

نور نے کہا۔۔

ہاں ان دونوں کو ابھی کوچنگ جانا تھا اور میری آج چھٹی تھی۔۔اس لیئے فارغ تھی۔۔اور کچھ ذہنی اذیت بھی تھی تو سوچا کیوں نا بچوں اور آپ کے ساتھ کچھ وقت گزارا جائے۔۔۔

محراب نے بوجھل آواز سے کہا۔

کیوں کیا ہوا۔۔؟

نور پریشانی سے اسکا ماتھا اور ہاتھ کی حرارت چیک کرنے لگی کہ کہی بخار تو نہیں ہوگیا۔۔

ارے نہیں امو جان طبیعت تو ٹھیک ہے۔۔بس دل میں کافی شور سا رہتا ہے جو تھمنے کا نام ہی نہیں لیتا۔۔کبھی کبھی ڈر سا لگتا ہے جیسے یہ شار دل و دماغ سے نکل کر کسی دوسرے کو ظاہر نہ ہوجائے۔۔

محراب نے نم آواز سے کہا۔نور اسکی پریشانی سمجھ گئی۔

مہر میری جان۔۔صبر سے کام لو۔۔۔یہ سب تمہارا وہم ہے اور کچھ نہیں۔۔ اپنے دماغ کو ان الجھنوں سے آزاد کرو۔۔جس کو تم سلجھانے کی تگ ودو کرتی رہتی ہو۔۔

نور نے سمجھایا۔۔

یہ سب میرا وہم نہیں۔۔حقیقت ہے۔۔گزرے ہوئے کل کی حقیقت۔۔۔جو ہر قوت مجھے کسی ٹرانس میں لے جاتی ہے۔۔میں جہاں بھی جاؤں۔۔جدھر بھی۔۔ وہاں موجود کوئی نا کوئی چیز مجھے میرے ماضی میں لے جاتی ہے۔۔۔میں۔۔میں بھولنے کی کوشش کرتی ہوں پر کامیاب نہیں ہوپاتی۔۔

محراب نے سر دونوں ہاتھوں پر گرا کر کہا۔۔

یہ سب میرے بس میں نہیں ہے۔۔

بے بسی سے کہا۔

مہر بیٹا صبر کرنا سیکھو۔اللہ نے ہر مشکل آزمائش کے بعد آسانی دی ہے اپنے بندے کو۔۔۔آزمائش ایک سیڑھی ہے اللہ پر یقین کی۔اگر تم ان سب آزمائش میں صبر سے کام لوگی تو اللہ تم پر اپنی رحمت برسائے گا اور تمہیں اپنے نور سے منور کردے گا۔۔۔

نور نے محراب کے دونوں ہاتھ پکڑ کر کہا۔۔اچانک ہی چھوٹی سی منہا خوشی سے دوڑتی اندر آگئی۔

امو جان۔۔۔امو جان اللہ تعالٰی نے ہماری دعا قبول کرلی۔۔

بوندا بارش ہورہی ہے۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

منہا کی معصوم سی بات پر سب بچوں نے اپنے قدم باہر کی جانب بڑھادیئے تو امو جان بھی آسیہ بوا کے ساتھ بچوں کی دیکھ بھال کے لئے کھڑکی کی طرف رکھی کرسیوں پر بیٹھ گئی کھڑکی سے باہر بچوں کو دیکھنے لگی۔

باہر کا ماحول جو کہ پہلے گرمی کی تپش میں تھا،وہ اب ٹھنڈی ہواؤں کی وجہ سے خوشگوار ہوگیا تھا۔بچوں کی کھلکھلاہٹ اور اُچھل کود سے منظر خوبصورت ہوگیا تھا۔سب بچے خوشی سے بارش میں بھیگ رہے تھے انکے معصوم چہروں پر زندگی سے بھرپور مسکراہٹیں تھی۔چھجے کے سائے میں محراب دروازے سے ٹیک لگائے سینے پر دونوں ہاتھ باندھے اس دلکش نظارے میں کھو سی گئی۔

ہاں۔۔۔امو جان ٹھیک تو کہہ رہی تھی۔۔۔یہاں اللہ کی رحمت سے ہر چیز کتنی نکھر سی گئی۔۔بلک صاف شفاف،بےداغ۔۔۔(نظریں چاروں اور گھومی۔۔)میری بھی اللہ سے یہ دعا ہے کہ۔۔اے مالک وخالق مجھے اپنے نور سے منور کردے میری ہر مشکل آسان کر۔۔۔مجھے اس بوجھ سے نجات دلا جس کی وجہ سے میں ذہنی اذیت میں ہوں۔بے شک تو ہر مشکل کے بعد آسانی کرنے والا ہے۔۔۔ محراب نے لمبا سانس کھینچ کر بھینی بھینی خوشبو کو اپنے اندر جذب کیا۔۔

ہاں۔۔میں ان معصوم بچوں جیسی گناہوں سے پاک تو نہیں ہوں۔۔لیکن مجھے یقین میرے رب پر جو میری مشکل دیر سے ہی سہی پر آسان کردے گا۔۔

محراب نے چہرے پر مسکان برستے آسمان کو نظر اٹھائے دیکھا۔۔وہ پُر امید تھی۔

جسٹ کیپ کوائیٹ گائز۔۔۔

تراب نے غصے اور جھنجھلاہٹ سے میز پر ہاتھ مارا۔تو جہاں سب ایک دوسرے کے کان میں کافی دیر سے مکھیوں کی طرح بھنبھارہے تھے وہ خاموش ہوگئے۔

تم سب کی بلکل توجہ نہیں ہے اس کیس پر۔۔۔

مزید کہا گیا۔۔ان سب میں زارون،فاطمہ،علی اور عائشہ چاروں موجود تھے۔

نہیں سر۔۔ہم تو کب سے کیس کے متعلق ڈسکس کررہے تھے ایک دوسرے سے۔۔

علی سے معصوم شکل بناکر کہا جوکہ سراسر جھوٹ تھا۔۔جبکہ یہ چاروں فنکشن کے بارے میں بات کررہے تھے (زارون اور عائشہ کی شادی۔۔)

اوکے فائن۔۔۔(تراب نے بے نیازی سے کہا)۔۔ادھر توجہ دو سب۔۔

نظر سامنے لگے وائٹ بورڈ پر ڈلوائی گئی۔۔جس پر کیس کے متعلق چیدہ چیدہ معلومات درج تھی۔

میں نے ڈیڈ بوڈیس دیکھی۔۔ہر ایک بوڈی پر دو سے تین دفعہ شوٹ کیا گیا تھا جو کہ دل پر لگی یا اس کے آس پاس۔۔تو اس سے کیا مطلب نکلتا ہے؟

تراب نے سوالیہ نگاہ سم پر ڈالی۔

ظاہر ہے سر وہ مرڈرر اتنا تجربے کار نہیں تھا۔۔چونکہ اس نے تینوں کو مارنا تھا تو اس نے انکے دل پر شوٹ کیا نہ کہ کئی اور حصے پر۔۔جس میں ایک دو دفعہ ناکام بھی ہوا۔۔پر گولی تینوں کے دل پر لگ ہی گئی۔۔

فاطمہ نے باآسانی کہا۔۔

سر جب تینوں فارم ہاؤس میں تھے تو جب بارش نہیں ہوئی تھی اس وقت 12:45 بجے تھے لیکن بعد میں بارش ہوئی جب 01:05 کا وقت تھا تو مرڈر بارش کے بعد ہی ہوا ہے کیونکہ فارم ہاؤس کے اینٹرانس گیٹ پر مجھے تھوڑے کیچڑ سے بھرے فٹ پرنٹس (جوتوں کے نشان) ملے ہے جو کہ اگے جاکر غائب تھے جو کہ مرڈرر نے چالاکی سے صاف کردیئے تھے جس سے معلوم نہیں پڑ رہا تھا پر اندر جاتے دروازے کی چوکھٹ پر بچھے پائیدان کو نہ صاف کرسکا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

علی نے موبائل سے پائیدان کی تصویر دکھائی۔۔جہان تھوڑے غور کرنے پر جوتے کے نشان نظر آرہے تھے چونکہ پائیدان کا بھورا اور مٹیالا تھا تو مرڈرر کو صاف نہ کرسکا۔

یعنی وہ کوئی ایسا بندہ تھا جس کو تینوں وکٹمز جانتے تھے۔۔۔اس لیئے تو دروازے سے اندر داخل ہوگیا نہ کہ کھڑکی وغیرہ سے۔۔۔۔ظاہر ہو کسی وکٹم نے بیل ہونے پر دروازہ کھولا ہوگا۔۔۔اور مرڈر کو اندر آنے بھی دیا کیونکہ وہ اسے جانتے تھے۔۔پھر آنے والے بندے نے مرڈر کیا اور اس کے ثبوت مٹادیئے جس میں وہ کافی حد تک ناکام بھی رہا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زارون نے کہا۔

سر فارم ہاؤس کی فوٹیج تو نہ مل سکی کیونکہ وہاں لگے دونوں کیمرے کافی دنوں سے بند پڑے تھے لیکن موٹر وے پر لگے کیمرے سے مل گئی ہمیں فوٹیج۔۔۔

علی نے پن ڈرائیو دی۔

عائشہ ذرا ایل ای ڈی میں یہ پن ڈرائیو اٹیچ کرو۔۔

تراب نے کہا۔۔عائشہ نے ایل ای ڈی میں ڈرائیو لگادی۔۔۔اب سب کی نگاہ ایل ای ڈی پر جم گئی۔۔

❤ختم شدہ❤

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلیئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول۔ ناولٹ۔ افسانہ۔ کالم۔ آرٹیکل۔ شاعری۔ پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

(Neramag@gmail.com)

انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلیئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین